بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یسیفون : ۴۴۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی
جلد ۷۵ — اتوار یکم صفر ۱۴۰۲ھ ، ۲۹ نبوت ۱۳۶۰ ہش ، ۲۹ نومبر ۱۹۸۱ء — نمبر ۲۷۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپین میں ۵۰ سال کے بعد بننے والی پہلی مسجد کے بارے میں مقامی عوام کی رائے

وہاں کے مذہبی علمی اور دیگر طبقوں کے افراد کی طرف سے مخالف و موافق ملے جلے تاثرات کا اظہار

سپین کے روزنامہ "لاووز" کے نمائندہ کی پیدرو آباد کے افراد سے دلچسپ گفتگو

سپین میں مقیم مبلغ احمدیت مکرم اقبال احمد صاحب نجم کی مرسلہ تازہ رپورٹ

قریباً ساڑھے سات سو سال کے بعد سپین کے تاریخی شہر قرطبہ کے قریب پہلی مسجد کا قیام سپین کے علمی اور مذہبی حلقوں میں دن بدن بحث کا موضوع بنتا جا رہا ہے۔ چونکہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس مسجد کی تعمیر کا شرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہو رہا ہے اس لیے مسجد کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کا ذکر بھی ملک میں بڑھ چڑھ کر ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں سپین میں مقیم مبلغ احمدیت مکرم اقبال احمد صاحب نجم نے جو حالیہ رپورٹ بھجوائی ہے اس میں ایک خود مختار عوامی اخبار LA VOZ (آواز) میں چھپنے والی ایک دلچسپ اخباری رپورٹ کا ذکر کیا گیا ہے۔ مکرم نجم صاحب نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ انہوں نے اس اخبار کی انتظامیہ سے رابطہ کر کے انہیں اس پر آمادہ کیا کہ وہ مسجد کے بارے میں کچھ لکھیں اس پر اخبار نے اپنے نامہ نگار کو پیدرو آباد کے علاقہ میں بھجوایا جس نے اس علاقے میں بسنے والے لوگوں سے رابطہ قائم کیا اور اس زیر تعمیر مسجد کے بارے میں ان کی آراء معلوم کیں۔ مخالف موافق اور معتدل نظریات پر مبنی یہ دلچسپ رپورٹ ۲۳ اکتوبر کے لاووز (LA VOZ) میں شائع ہوئی اس دلچسپ خبر کے مکمل متن کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

اخبار کے خصوصی نمائندہ نے تمہید کے بعد لکھا اقتصادی نقطۂ نظر سے مفید سمجھتے ہوئے جماعت احمدیہ نے پیدرو آباد کو چنا ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ یہاں کی زمینیں اردگرد کی تمام زمینوں سے سستی ہیں لیکن اس کے متعلق مقامی لوگ مکرم میئر صاحب اور مقامی پادری صاحب سب ناواقف ہیں۔

ہر وہ شخص جو پیدرو آباد کے پاس سے قادس اور میڈرڈ والی قومی شاہراہ سے گزرے گا اس غیر ملکی عمارت کو دیکھ لے گا جو عجیب ہی معلوم ہوتی ہے اور دن بدن یہ عمارت مسجد کی شکل اختیار کرتی جا رہی ہے

میئر صاحب کی مہربانی

جماعت احمدیہ اس مسجد کی تعمیر کی اجازت حاصل کرنے کے لیے اس گاؤں میں کیسے پہنچی؟ اس کے جواب میں میئر صاحب نے فرمایا کہ اس جماعت کے مبلغ نے میونسپلٹی میں مسجد بنانے کے لیے وزارت کے کئی قسم کے اجازت نامے پیش کئے ہمیں بھی یہ سکیم مناسب معلوم ہوئی۔ جب حکام نے اجازت دیدی تو انہوں نے بھی زمین خرید لی اور تعمیر شروع کر دی۔

یہ میئر صاحب نوجوان ہیں اور مقامی سکول میں پڑھاتے ہیں اور انہیں یہ کہنے میں کوئی حجاب نہیں کہ سب مذہب برابر ہیں۔ یہ ہو یا وہ ہو۔

مسجد کی تعمیر کے متعلق کہنے لگے، ہمیں نہیں معلوم کہ وہ یہاں کیا کریں گے۔ یہ لوگ اس زمین کے قرب و جوار میں مزید زمین خرید رہے ہیں۔ گاؤں میں جو حالات پیدا ہونگے اس کے متعلق پوچھا گیا تو ان کا جواب مثبت تھا۔ انہوں نے کہا کہ ایک تو یہ ہوگا کہ مذہبی آزادی پر عمل ہوگا اور دو مختلف تمدنوں کا ملاپ ہوگا۔ دوسرے یہ کہ وہ لوگ گاؤں میں مزید سرمایہ کاری کریں گے اور سیاحوں کو بھی یہاں لانے کا باعث بنیں گے۔ فی الحال تو وہ لوگ تعمیراتی کام کے ذریعے سے سارے گاؤں کی مدد کر رہے ہیں۔

پادری صاحب نہ ہاں نہ نا

پیدرو آباد کے پادری صاحب میغل مورالیس موجا جو تین سال اور تین ماہ سے یہاں مقیم ہیں جب ہم نے انہیں تلاش کیا اور اس مسجد کی تعمیر کے بارے میں ان کی رائے چاہی تو وہ ہمیں اپنے گھر لے گئے اور اس سے قبل کہ ہم کوئی سوال کرتے کہنے لگے "عام طور پر تو لوگ خائف ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ (مسجد) کیتھولک مذہب پر اثر انداز ہوگی اور وہ اپنے پیروکار بھی بنائیں گے (پادری صاحب نے کہا کہ) "میرا ذاتی خیال اس کے متعلق یہ ہے کہ وہ جو چاہیں کریں۔ کیونکہ مذہبی آزادی دی گئی ہے۔"

باہم گفتگو ہوتی رہی (پادری صاحب) مختلف خیالات کا اظہار کرتے رہے انہوں نے بتایا کہ ان سے بڑے پادری نے پوچھا تھا کہ وہ لوگ خاص طور پر پیدرو آباد میں ہی کیوں مسجد بنا رہے ہیں؟ جس کا جواب میں نے (پادری صاحب نے) لاعلمی میں ہی دیا تھا ..... (انہوں نے کہا کہ) افتتاح کی تقریب میں ان کے مبلغ نے مجھے مدعو کرنے کا وعدہ کیا ہے اور وہ مجھے ملنے بھی آئیں گے ..... ہم نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ ان کے مبلغ سے تعاون کریں گے تو ان کا جواب بین بین تھا کہ "شاید ہاں" انہوں نے مزید کہا کہ "مذہب اسلام میں بہت سی عمدہ باتیں پائی جاتی ہیں۔"

گاؤں کے مختلف لوگوں کے خیالات

پادری صاحب سے ملاقات کے بعد ہم بار جبرائیل (ایک ہوٹل کا نام) گئے جہاں پر آتے جاتے وقت (احمدی) لوگ رکتے ہیں۔ بار کی مالکہ نے اپنی باتوں میں کسی شبے کا اظہار نہیں کیا وہ کہنے لگی ایک بڑی عمر کا آدمی ہے (غالباً مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کی طرف اشارہ ہے۔ ناقل) ان کے ساتھ ان کی بیوی بھی آیا کرتی ہے۔ جس کا منہ ڈھانپا ہوا ہوتا ہے ہم عورتیں آپس میں باتیں کرتی ہیں ان کے خاوند

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۲ نبوت / نومبر - سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو صحت کامل و عاجل عطا کرے اور اپنی رحمتوں اور فضلوں کے سائے میں رکھے اور ہر گھڑی اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

دعائے خاص کی درخواست

شاپ پریس

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضور انور ایدہ اللہ کی صحت کے بارے محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی زبانی تازہ اطلاع یہ ہے کہ طبیعت میں کوئی نمایاں تبدیلی نہیں آئی۔ حالت بدستور تشویشناک ہے۔ خاص دعاؤں کی درخواست ہے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

جماعت احمدیہ کا نواسی واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا نواسی واں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۶۰ ہش (دسمبر ۱۹۸۱ء) بروز ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب اس بابرکت جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں!

(ناظر اصلاح و ارشاد)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبدالحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

یکم صفر ۱۴۰۲ھ

۲۹ نبوت ۱۳۶۰ ہش

علم نور ہے اور جہالت حجاب اکبر

جیسا کہ ہم قبل ازیں واضح کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیث میں مبارکہ میں علم اور اہل علم کی فضیلت پر کمال جامعیت کے ساتھ روشنی ڈال کر مومنوں کو علم حاصل کرنے کی بہت ہی روح پرور انداز میں تلقین فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو آپ پر) چونکہ قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا کرانے کی غرض سے تشریف لائے تھے اس لئے آپ نے بھی اپنی کتب و ملفوظات میں علم کی اہمیت کو بہت پُر معارف اور پُر اثر انداز میں ذہن نشین کرا کے ہمیں علم ہی نہیں بلکہ علم میں کمال حاصل کرنے کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔

مثال کے طور پر آپ علم کو نور اور جہالت کو حجاب اکبر قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو لغزش ہمیشہ نادان کو آتی ہے۔ شیطان کو جو لغزش آئی وہ علم کی وجہ سے نہیں بلکہ نادانی سے آئی۔ اگر وہ علم میں کمال رکھتا تو لغزش نہ آتی۔ قرآن شریف میں علم کی مذمت نہیں بلکہ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا ہے ..... پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ پس اگر علم کوئی معمولی اور چھوٹی چیز ہوتی تو یہ دعا آپ کو تعلیم نہ دی جاتی اور پھر فرمایا مَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا۔ غرض ساری سعادتیں علم صحیح کی تحصیل میں ہے۔ یہ جس قدر لوگ نصرانی ہوئے ہیں وہ جہالت کے سبب ہوئے۔ اگر علم کامل ہوتا تو انسان کو خدا نہ بناتے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جہنمی کہیں گے لَوْ کُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا کُنَّا فِیْٓ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ۔ یہ جو کہتے ہیں اَلْعِلْمُ الْحِجَابُ الْاَکْبَرُ یہ غلط ہے بلکہ اَلْجَھْلُ الْحِجَابُ الْاَکْبَرُ۔ علم نور ہے وہ حجاب نہیں ہو سکتا بلکہ جہالت حجاب اکبر ہے۔ خدا کا نام علیم ہے اور پھر قرآن میں آیا ہے اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ اسی لئے ملائکہ نے کہا لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا۔ مختصر یہ کہ یاد رکھو کہ ساری زہریں نادانی میں ہیں۔ جہالت سچ مچ ایک موت ہے۔ تمام اطباء اور ڈاکٹر اور دوسرے لوگ جو غلطی کھاتے ہیں۔ وہ قصور علم کی وجہ سے کھاتے ہیں۔ انبیاء علم لے کر آتے ہیں۔ جب دنیا میں ظلمت چھا جاتی ہے اور مخلوق شیطان ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو تجدید کے لئے بھیجتا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۷ و ۲۹۸)

علم حاصل کرنے کی اہمیت کو واضح کرنے کے علاوہ آپ نے علم کے فضائل پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ مثال کے طور پر آپ نے فضیلت علم کے ایک خاص پہلو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"علم و حکمت ایسا خزانہ ہے جو تمام دولتوں سے اشرف ہے۔ دنیا کی تمام دولتوں کو فنا ہے لیکن علم و حکمت کو فنا نہیں ہے۔ پس جو جلدی نہیں کرتا بلکہ فکر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اے اللہ میں غلطی پر ہوں تو مجھے بصیرت اور معرفت عطا کر، وہ اس حکمت کے خزانہ کو محفوظ رکھتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۰۹)

آپ نے قرآن مجید کی آیت اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا کی رو سے واضح فرمایا ہے کہ حقیقی علم کے نتیجہ میں علم حاصل کرنے والے میں خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔ یہ خشیت حقائق الاشیاء سے آگاہی کے نتیجہ میں بھی پیدا ہوتی ہے کیونکہ حقائق الاشیاء بھی خدا تعالیٰ ہی کے پیدا کردہ ہیں اور دینی صداقتوں اور حقیقتوں کی معرفت کے نتیجہ میں بھی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے دینی علوم جو ذات و صفات باری کی معرفت سے عبارت ہیں اور دنیوی علوم جو تمام تر حقائق الاشیاء کی دریافت اور ان سے آگاہی پر مشتمل ہیں دونوں علوم کا حاصل کرنا ازبس ضروری ہے۔ ان میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑا نہیں جا سکتا۔ البتہ یہ احتیاط لازمی ہے کہ دنیوی علوم کو دین کے تابع رکھا جائے اور ان کی تحصیل خدمت دین کی نیت سے کی جائے۔ اسی لئے جہاں آپ نے دنیوی علوم پوری سرگرمی سے حاصل کرنے پر زور دیا وہاں ساتھ ہی یہ امر بھی ذہن نشین کرایا کہ ان کی تحصیل میں نیت خدمت دین ہونی چاہیئے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"ضرورت ہے کہ آجکل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ میں بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم میں ہی یکطرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہل دل اور اہل ذکر کے پاس بیٹھنے کا کوئی موقعہ نہ ملا اور وہ خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور اسلام سے دور جا پڑے اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو اسلام کے تابع کرتے الٹا اسلام کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کر کے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے۔ مگر یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے یعنی دینی خدمت وہی بجا لا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو۔ بات یہ ہے کہ ان علوم کی تعلیمیں یا دہریت اور فلسفیت کے رنگ میں دی جاتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان تعلیمات کا دلدادہ چند روز تو حسن ظن کی وجہ سے جو اس کو فطرتاً حاصل ہوتا ہے، رسوم اسلام کا پابند رہتا ہے۔ لیکن جوں جوں اُدھر قدم بڑھاتا چلا جاتا ہے اسلام کو دور چھوڑتا جاتا ہے۔ اور آخر کار ان رسوم کی پابندی سے بالکل ہی رہ جاتا ہے اور حقیقت سے کچھ تعلق نہیں رہتا یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے اور ہوا ہے یکطرفہ علوم کی تحقیقات اور تعلیم میں منہمک ہونے کا ..... علوم جدیدہ کی تحصیل جب ہی مفید ہو سکتی ہے جب محض دینی خدمت کی نیت سے ہو اور کسی اہل دل آسمانی عقل اپنے اندر رکھنے والے مرد خدا کی صحبت سے فائدہ اٹھایا جائے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۶۹)

پھر علوم دینی ہوں یا دنیوی ان کی تحصیل کے ضمن میں ایک خاص نکتہ آپ نے یہ ذہن نشین کرایا کہ علم کتابوں میں ہی محصور نہیں ہے بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بندہ کو عطا کرتا ہے۔ یہ علم تقویٰ و طہارت اور تعلق باللہ کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔ یہ علم اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ ہوتا ہے اور اس سے خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا۔ اگر علم سے اللہ تعالیٰ کی خشیت میں ترقی نہیں ہوتی تو یاد رکھو کہ وہ علم ترقی معرفت کا ذریعہ نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۹۵)

اور پھر حقیقی علم کے حصول کے لئے صحبت صادقین کی اہمیت واضح کرتے ہوئے اسی ضمن میں آپ نے فرمایا:۔

"قوت ذوق و شوق علم سے پیدا ہوتی ہے۔ جب تک علم اور معرفت نہ ہو تو کیا ہو سکتا ہے۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کی دعا میں یہ بھی ایک سر ہے کیونکہ جس قدر آپ کا علم وسیع ہوتا گیا۔ اسی قدر آپ کی معرفت اور آپ کا ذوق و شوق ترقی کرتا گیا۔ پس اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت میں اسے ذوق و شوق پیدا ہو تو اس کو اللہ تعالیٰ کی نسبت صحیح علم حاصل کرنا چاہیئے اور یہ علم کبھی حاصل نہیں ہوتا جب تک انسان صادق کی صحبت میں نہ رہے اور اللہ تعالیٰ کی تازہ بتازہ تجلیات کا ظہور مشاہدہ نہ کرے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۴۰۰ و صفحہ ۴۰۱)

الغرض سیدنا حضرت اقدس نے علم کو نور اور جہالت کو حجاب اکبر قرار دے کر دینی و دنیوی دونوں قسم کے علوم پوری جدوجہد سے حاصل کرنے کی ہمیں نہایت پُر معارف انداز میں تلقین فرمائی ہے اور ہمارا یہ فرض قرار دیا ہے کہ ہم ان جملہ علوم میں کمال کے درجہ تک پہنچنے کی کوشش کریں تاکہ ہماری معرفت ترقی پذیر ہو اور ہم علم و عرفان کے میدان میں درجہ بدرجہ ترقی کرتے چلے جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام دینِ فطرت ہے

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل۔ ربوہ

● اسلام دینِ فطرت ہے۔ اس میں انسان کے فطری تقاضوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ جب مشہور صوفی منش صحابی حضرت عثمان بن مظعونؓ نے حضورؐ سے تبتل یعنی شادی نہ کرنے اور تجرد کی زندگی اختیار کرنے کی اجازت چاہی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو اس سے منع فرمایا۔

اسلام ہر قسم کے افراط و تفریط سے پاک مذہب ہے۔ یہ انسانی فطرت کی کمزوری ہے کہ بسا اوقات وہ ایک طرف جھک جاتی ہے اور دوسری طرف کو بالکل نظر انداز کر دیتی ہے۔ عشرہ مبشرہ کے مشہور صحابی حضرت سعدؓ بن ابی اوقاص فرماتے ہیں۔ اگر حضورؐ حضرت عثمانؓ کو تبتل کی اجازت دے دیتے تو ہم اختہ ہو جاتے۔ حضرت ابوالدرداءؓ رات کو تہجد گذاری کرتے اور دن کو روزہ سے رہتے۔ جب اس شغف کی وجہ سے بیوی بچوں کے حقوق کی طرف توجہ نہ رہی اور معاملہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا تو آپ نے فرمایا ابوالدرداء تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے۔

اسلام انسانی قویٰ اور صلاحیتوں کو مفلوج کرنے کے خلاف ہے اللہ نے انسان کو جن استعدادوں سے نوازا ہے ان کا صحیح استعمال نیکی اور تقویٰ کے حصول میں روک نہیں بلکہ خدشہ ہے کہ ان کو بے کار کرنے کی کوشش کئی خرابیاں پیدا کرنے کی موجب نہ ہو جائے۔

بعض مذاہب میں تبتل اور تجرد کی زندگی کو رائج کیا گیا۔ بعض نے اپنے آپ اختہ کر لیا بسا اوقات جسم کی تعذیب کے لئے بھاری زنجیریں گلے یا ہاتھ پاؤں میں پہن لیں۔ ایسا بھی ہوا کہ کسی ظالم صاحب اقتدار کی سختی کی وجہ سے جنگلوں میں چھپ گئے وہیں معبد تعمیر کر کے دنیا سے کنارہ کش ہو گئے۔ دائرۃ المعارف جلد ۱۱ میں محمد فرید وجدی زیر لفظ رہبانیت لکھتے ہیں رہبانیت کی ترویج عیسائیوں میں تیسری صدی میں ہوئی جب رومی بادشاہ "دیسیوس" نے عیسائیوں پر سختی کی۔ اس وقت کچھ لوگ اس سختی کو برداشت نہ کر سکے اور جنگلوں میں بھاگ گئے۔ وہیں انہوں نے اپنے لئے گرجے بنا لئے اور عبادت میں لگ گئے۔ فرید وجدی لکھتے ہیں کہ ایسا بھی ہوا کہ مشرقی راہبوں نے کہا اُن کے گرجوں میں کوئی عورت داخل نہیں ہو سکتی کیونکہ اس میں بعض قباحتوں کا اندیشہ ہے۔ اس کے بعد اس نے آسٹریا۔ ہسپانیہ اور بعض دوسرے ممالک کے ۱۲۰ گرجوں سے جن کی تعداد و شمار اکٹھے کئے وہ قرآن کی اس آیت کی منہ بولتی تصویر ہیں

فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا

(الحدید آیت ۲۷)

کہ انہوں نے رہبانیت کے عہد کی بُری طرح مٹی پلید کی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر مذہب زہد یعنی دنیا سے بے رغبتی کی تعلیم دیتا ہے۔

محدثین نے بھی "زہد" پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مرتب کئے اُن میں ایک باب یہ ہے کہ الزھادۃ فی الدنیا یعنی دنیا سے بے رغبتی۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زہد کی تعریف فرمائی جو اسلام اور دوسرے مذاہب میں فیصلہ کن ہے حضورؐ فداہ ابی و امی فرماتے ہیں۔

الزھادۃ فی الدُّنیا لیست
بتحریم الحلال ولا اضاعۃ
المال

کہ دنیا سے بے رغبتی یہ نہیں کہ حلال کو حرام کرے اور مال ضائع کر دے

یعنی خدا کی نعمتوں کا استعمال حرام قرار دے گھر بار کو آگ لگا کر جنگل میں جا بیٹھے۔ ہندوؤں میں سے بعض لوگوں کے اس کا عمل کا خاکسار کو بھی علم ہے۔ دوکان لٹوا دی۔ گھر بار چھوڑ کر جنگل میں ڈیرہ ڈال لیا۔ بال بچے ہیں کہ ان کی جان کو روتے پھرتے ہیں۔ بعض دوسرے لوگ جسم پر ہر وقت راکھ ملتے ہیں۔ نہانے کے بعد پھر سر میں خاک ڈال لی۔ ننگے بدن رہنا شروع کر دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "دنیا سے بے رغبتی یا زہد یہ ہے کہ تجھے اپنے ہاتھ میں جو کچھ ہے اُس پر اُس سے زیادہ اعتماد نہ ہو جو خدا کے ہاتھ میں ہے"۔ فرمایا

وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا
لَا تَكُونَ بِمَا يَدَيْكَ أَوْثَقَ
مِنْهَا فِي يَدِ اللّٰهِ

(ترمذی باب ماجاء فی الزھادۃ فی الدنیا)

اس کے علاوہ اس باب میں جو احادیث جمع کی گئیں اُن سے زہد کی یہ تعریف معلوم ہوتی ہے

۱۔ خدا کی طرف سے اگر آزمائش آئے تو اس پر جزع و فزع نہ کرے

۲۔ لمبی چوڑی خواہشات نہ کرے۔ اُسکے لئے رہنے کو گھر، ستر عورت کیلئے کپڑا، اور سادی اور خشک روٹی کافی ہے۔

۳۔ مال و دولت کی کثرت اُسے خدا سے غافل نہ کر دے اور میرا مال میرا مال کا وظیفہ نہ جپتا رہے کہ یہ سب کچھ یہیں رہ جانا ہے۔

۴۔ ابن آدم کے لئے راہ خدا میں دینا بہتر ہے اور مال کی کمی اُس کے لئے ملامت کا باعث نہیں۔

۵۔ اللہ پر حقیقی توکل کرو گے تو تمہیں اُسی طرح رزق ملے گا جس طرح خدا پرندے کو رزق دیتا ہے۔ کہ صبح سے گھونسلے سے خالی پیٹ پرواز کرتا ہے اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آجاتا ہے

۶۔ تم یہ نہ سمجھو کہ رزق تمہیں تمہاری کوشش سے ملتا ہے۔ شاید تمہارے کسی نیک بھائی کی وجہ سے خدا تم کو رزق دیتا ہو۔

۷۔ آخری حدیث اس باب کی یہ ہے کہ اگر تم اپنی راہ پر امن سے گامزن ہو تمہیں صحت و عافیت میسر ہے۔ تو تمہیں ساری دنیا مل گئی۔

ان احادیث پر غور کریں تو زہد کی تعریف سامنے آجاتی ہے۔

خداداد صلاحیتوں کو معطل کر کے یا حلال اشیاء کو حرام کر لینا۔ حقوق العباد سے فرار یہ کوئی نیکی نہیں یہ مذہب کا منشاء نہیں۔ یہ بزدلی ہے کہ ذمہ داریوں سے فرار اختیار کیا جائے اسی لئے خودکشی اسلام میں منع ہے کہ یہ آزمائش کو برداشت نہ کرنا۔ یہ مایوسی ہے کہ خدا تعالیٰ اس مصیبت سے نہیں نکالے گا۔ خدا کی راہ میں آزمائش آتی ہے اگر ایمان سالم ہے تو ابتلاء خدا کے انعامات کو حاصل کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ اور عُسر و یُسر کے دور آتے رہتے ہیں۔ دن بدلتے دیر نہیں لگتی۔ خدا کی رحمت سے ناامیدی کفر ہے۔ اور ناامید خدا کے بندے نہیں ہوتے۔ وہ فرماتا ہے۔

وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖ
اِلَّا الضَّآلُّوْنَ (الحجر: ۵۶)

کہ خدا کی رحمت سے وہی ناامید ہوتا ہے جو گم کردہ راہ ہے۔

ایک بار صحابہؓ نے عبادت میں کچھ غلو کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"دیکھو میں روزہ بھی رکھتا ہوں افطار بھی کرتا ہوں"

تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کی مانند کب ہیں۔ یعنی وہ سمجھتے تھے کہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ عبادت کرنی چاہیئے۔ حالانکہ خدا کے رسولؐ ثواب کے کس سے تخم خوشہ چیں تھے ہاں آپ نے ان کی انتہاء پسندی کو پسند نہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا
مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ
اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً

(الرعد: ۳۸)

کہ اے رسول ہم نے تجھ سے پہلے بھی رسول بھیجے ان کی بیویاں اور بچے بھی تھے۔

جعلنا کا فاعل اللہ ہے۔ کہ ہم نے ان کے لئے بیوی اور بچے بنائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نکاح و شادی اُن کے بیوی بچے خدا کی منشاء کے تحت تھے۔

پس دنیا کے علائق خدا نے ہی تجویز فرمائے ہیں۔ ان کے حقوق کی ادائیگی کا اس نے حکم دیا ہے اگر ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوتے ہوئے ہم خدا کے حضور پہنچ جاتے ہیں۔ اُسکی چوکھٹ سے غیر حاضر نہیں ہوتے اُس کا خیال دل سے محو نہیں ہوتا تو یہ زیادہ ثواب کا موجب ہے کہ

درمیانِ قعرِ دریا تختہ بندم کردہ
بازمے گوئی کہ دامن تر مکن ہوشیار باش

کہ دریا کے وسط میں باندھ کر مجھے پھینک دیا ہے۔ پھر حکم یہ ہے کہ دیکھنا ہوشیار رہنا دامن تر نہ ہونے دینا۔

اور اس راہ کے ایک سالک نے تو کاملوں کی نشانی یہی بیان فرمائی کہ ؎

در جہاں و باز بیرون از جہاں
بس ہمیں آمد نشانِ کاملاں

کہ دنیا میں رہتے ہوئے۔ پھر دنیا سے باہر رہے۔ کاملوں کی یہی نشانی ہے

خدا کرے کہ ہم اس امتحان میں کامیاب ہونے والے ہوں۔

— آمین یا رب العلمین —

تبتّل کا صحیح مفہوم

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"کوئی یہ نہ سمجھ لیوے کہ انسان دنیا سے کوئی غرض اور واسطہ ہی نہ رکھے میرا یہ مطلب نہیں ہے اور نہ اللہ تعالیٰ دنیا کے حصول سے منع کرتا ہے بلکہ اسلام نے رہبانیت کو منع فرمایا ہے۔ یہ بزدلوں کا کام ہے۔ مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتب عالیہ کا موجب ہوتے ہیں کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے اور دنیا، اس کا مال و جاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو بلکہ حصول دنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری اور زادِ راہ کو ساتھ لیتا ہے تو اس کی اصل غرض منزلِ مقصود پر پہنچنا ہوتی ہے نہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات۔ اس طرح پر انسان دنیا کو حاصل کرے۔ مگر دین کا خادم سمجھ کر۔" الحکم ۱۶ر اگست ۱۹۰۱ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیمبیا مشن کے ابتدائی ایام

زیمبیا مشن کے ابتدائی حالات کے لئے دیکھئے الفضل

مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۸۱ء

از مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب — سابق مبلغ انچارج زیمبیا

زیمبیا میں ہمارے مشن کے آغاز کے سلسلہ میں اس بات کا ذکر بے محل نہ ہوگا کہ اگست ۱۹۵۸ء میں مولانا محمد منور صاحب زیمبیا میں حالات کا جائزہ لینے کی غرض سے تشریف لائے تھے اور دو ماہ یہاں مقیم رہے اس عرصہ میں آپ نے اس ملک کے مختلف حصوں کا دورہ بھی کیا یہاں مکرم عثمان حسن سندھی صاحب سے ان کا تعارف ہوا۔ یہ احمدی تھے۔

اسی طرح ایک دوست سید عبدالقدوس صاحب جو پہلے یوگنڈا پہنچے اور وہاں کچھ عرصہ رہ کر تنزانیہ آئے مولانا منور صاحب تنزانیہ سے زیمبیا چلے گئے۔ اور پھر یہاں چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم کا ذکر خیر بھی ضروری ہے۔ آپ نے پہلے نیروبی (کینیا) اور دارالسلام (تنزانیہ) کی سٹی کونسل میں تقریباً ۳۰ سال بطور چیف اکاؤنٹنٹ کام کیا۔ پھر ۱۹۶۷ء میں آپ زیمبیا تشریف لے آئے اور یہاں پہلے بمقام کابوے (KABWE) محکمہ ریلوے میں ایک اہم عہدہ پر فائز ہوئے اور جب ۱۹۷۰ میں یہاں سے ریٹائر ہوئے تو ایولین ہون کالج لوساکا (EVELYN HONE COLLEGE LUSAKA) میں آپ کو کامرس کے مضامین کے سینئر لیکچرار کی پوسٹ پیش ہوئی اور ستمبر ۱۹۷۳ء میں اپنی وفات بعمر ۶۸ سال تک یہیں کام کرتے رہے۔ اپنی شفقت اور محبت کی وجہ سے طلباء اور اساتذہ میں ہر دلعزیز تھے۔ سب ان کو FATHER کہہ کر پکارتے تھے۔

جن دنوں ریلوے میں ملازم تھے آپ نے یہاں کے ایک انگریز ملازم کو اسلام سے متعارف کرایا۔ اس نے کہا مجھے تو آج تک یہ معلوم نہ تھا کہ کوئی مذہب اسلام بھی کہلاتا ہے آپ نے اس کو "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا انگریزی ترجمہ پڑھنے کو دیا اگلے روز وہ چوہدری صاحب سے ملا اور کہا۔ "میں رات بھر اس کتاب کو پڑھتا رہا۔ اگر اسلام یہی ہے جس کا ذکر اس کتاب میں ہے تو آپ مجھے مسلمان ہی سمجھیں گو میں اس کا باقاعدہ اعلان کرنے کے لئے فی الحال تیار نہیں"۔ اس پر محترم چوہدری صاحب نے اپنے محبوب امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا کہ حضور اس خطۂ زمین کی طرف بھی کوئی مبلغ بھیجیں۔

۱۹۷۰ء میں جب حضرت امام جماعت احمدیہ مغربی افریقہ کے دورہ پر تشریف لے گئے تو واپسی پر لنڈن ایئرپورٹ پر زیمبیا کے وزیر صحت آنریبل (W.P.NYIRENDA) کو آپ کی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ ان کے ساتھ برطانیہ میں مقیم زیمبیا کے سفیر آنریبل P.W. MATOKA بھی تھے حضور نے ان سے گفتگو کے دوران فرمایا ہم بھی آپ کے ملک میں اپنا مشن جاری کرنا چاہتے ہیں۔

دسمبر ۱۹۷۰ء میں محترم جناب شیخ مبارک احمد صاحب کے داماد شیخ رشید احمد صاحب جو زیمبیا میں بمقام لونگسٹن (LIVINGSTONE) یہاں کی سٹی کونسل میں محکمہ صحت میں ملازم تھے رخصت پر ربوہ تشریف لائے اور حضور سے شرف ملاقات حاصل کرنے پر زیمبیا میں مشن قائم کرنے کی درخواست کی۔ تو حضور نے فرمایا یہ تو ہمارے پروگرام میں پہلے ہی شامل ہے ہم عنقریب وہاں ایک مبلغ بھیجیں گے۔

اور پھر محترم چوہدری محمد شریف صاحب (زیمبیا میں جماعت احمدیہ کے پہلے پریذیڈنٹ) کا ذکر ہوا تو انکی ایک چھوٹی سی بات یاد آئی جب زیمبیا میں احمدیہ مشن کی رجسٹریشن کا کام سرانجام پایا تو فرمایا ایسی کامیابیوں میں دراصل انسانی قابلیت کا چنداں دخل نہیں ہوتا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی برکت کا نتیجہ ہوتا ہے اور فرمایا "جب اکاؤنٹس کے آخری امتحان میں مجھے اعلیٰ کامیابی حاصل ہوئی تو میں اس پر بے حد خوش تھا دل میں خدا تعالیٰ کی عطا کردہ قابلیت پر اس کا شکر ادا کرتا ہوا سو گیا تو میں نے خواب میں محسوس کیا کہ میرے سرہانے ایک شخص داہنے کھڑا ہے اور دوسرا بائیں اور مجھ پر یوں ظاہر ہوا کہ یہ دونوں فرشتے ہیں۔ بائیں ہاتھ والے نے کہا۔ یہ کون ہے؟ لیاقت اللہ؟ داہنے ہاتھ والے نے کہا نہیں۔ "برکت اللہ"۔ اس نظارہ کا مجھ پر گہرا اثر رہا اور جب بھی مجھے کوئی ترقی یا کوئی نمایاں کامیابی حاصل ہوئی مجھے یہ نظارہ یاد آجاتا رہا۔ اور میرے دل سے یہی صدا اٹھتی کہ اس میں میری قابلیت کو کوئی دخل نہیں۔" اس سے قبل مولانا محمد منور صاحب کا بھی ذکر ہوا ہے اس ضمن میں بھی لگے ہاتھ ایک معمولی سی بات کا ذکر ہو جائے۔

مولانا محمد منور صاحب مولانا غلام باری صاحب سیف چوہدری ناصر الدین صاحب مرحوم آڈیٹر تحریک جدید اور خاکسار جامعہ احمدیہ قادیان میں ایک کلاس میں تھے اور ہم نے اکٹھے ہی مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا تھا۔ مولانا محمد منور صاحب ہماری کلاس میں اوّل آئے تھے۔ خاکسار کو معلوم ہوا ہے کہ قرآن شریف کے سواحیلی زبان میں ترجمہ کرنے میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب کی معاونت کرتے ہوئے انہوں نے بھی بے حد محنت کی تھی۔ محترم جناب قاضی عبدالسلام صاحب نے قرآن شریف کے سواحیلی ترجمہ کے بارہ میں مزید راہنمائی فرماتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ سواحیلی ترجمہ محترم جناب شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے خود کیا تھا ..... جب ترجمہ مکمل ہو چکا تو اسکی نظر ثانی کا جو ایک طویل سلسلہ جاری رہا اسمیں محترم شیخ امری عبیدی صاحب مرحوم اور محترم مولانا محمد منور صاحب فاضل شامل رہے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے خاکسار پہلی مرتبہ ۶ اکتوبر کو تنزانیہ پہنچا اور وہاں زیمبیا کا تین ۳ ماہ کا عارضی ویزا لینے کے لئے ۸ دن ٹھہرا اور ۱۴ اکتوبر کو زیمبیا کے لئے روانہ ہوا۔

عاجز کو جب محسوس ہوا کہ مجھے زیمبیا میں بطور مبلغ کام کرنے کی اجازت نہ ملے گی اور بالآخر تنزانیہ واپس جا کر مولانا محمد منور صاحب کی ہدایت کے مطابق تنزانیہ میں ہی مشن کا کام سرانجام دینا ہوگا تو خاکسار نے مولانا صاحب کو اپنے حالات سے آگاہ کرنے کے بعد ایک بات ان الفاظ میں بھی لکھ دی۔

"آپ سے بھی درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کیونکہ اصل تو اللہ تعالیٰ ہی مسبب الاسباب ہے انسان کی کوششیں اور روکیں دونوں ہی کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔ لیکن بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ مجھے بالآخر آپ کی خدمت میں ہی حاضر ہونا ہوگا۔ باقی چند دن جو میں آپ کے پاس بطور مہمان ٹھہرا تھا انہیں پرانے کلاس فیلو اور دوست ہونے کی وجہ سے ذرا بے تکلفی اور ہنسی مذاق کا رنگ غالب رہا تھا۔ اب جب میں تنزانیہ میں کام کے لئے حاضر ہوں گا آپ مجھے انشاء اللہ بالکل مختلف پائیں گے۔ علاوہ اس بات کے کہ میں آپ کو اپنا بزرگ اور سینئر سمجھتا ہوں۔ سب سے زیادہ اس وجہ سے کہ آپ میرے آقا کے نمائندے اور مشن کے انچارج ہیں۔ آپ کا ہر حکم بجا لانا میرا فرض ہوگا۔ کیونکہ میں جس طرح اپنے آقا کا غلام ہوں اسی طرح ان کے نمائندے کا بھی غلام ہی ہوں گا میں انشاء اللہ۔ کلیۃً غیر مشروط طور پر آپ کے ماتحت کام کروں گا۔ آپ کے ارشاد پر کولہو بھی چلاؤں گا اور جھاڑو بھی دوں گا انشاء اللہ۔ آپ مجھے کسی کے ساتھ یا کسی اور کے ماتحت رکھیں۔ چاہے اپنے ساتھ رکھیں چاہے اکیلا رکھیں۔ انشاء اللہ ہر جگہ رہنے اور ہر کام کرنے کے لئے تیار رہوں گا۔ یہ اس لئے عرض کیا ہے کہ آپ کی بعض باتوں سے مترشح ہوتا تھا کہ شاید آپ میری کسی بات کا غلط مطلب سمجھ کر یہ سمجھتے تھے کہ میں ان باتوں سے کتراتا ہوں"۔

"آخر میں نے زندگی وقف کی ہے کوئی دنیاوی کھیل تو نہیں کھیلا۔ نہ ہی میرے متعلق یہ خیال فرما دیں کہ شاید مجھے کسی قسم کا گھمنڈ ہو گھمنڈ آخر کس بات کا۔ اگر خدا نے چند روز کی زندگی دی ہے یا ہاتھ پاؤں یا ہوش و حواس دیئے ہیں۔ تو ان کے حصول میں آخر میرا کیا حصہ ہے۔ اور کیا کمال ہے جب حضرت اقدس نے بھی اپنے آپ کو کرم خاکی کہا ہے تو میں تو ان کی خاک بھی نہیں"۔

"بس آپ سے ایک عاجزانہ درخواست اس قدر ضرور ہے کہ دعا میرے لئے ضرور فرما دیں کہ بہت ہی کمزور انسان ہوں۔ نہ روح میں آپ جیسا قوی ہیکل ہوں اور نہ جسم میں اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں میری ناچیز اور حقیر کوششوں کو قبول فرما دے اور انجام بخیر کرے۔ اور میری جان وقف کے دوران ہی نکلے۔ وقف سے نکلنے کو میں ایک خالص دنیا دار کی موت سے بھی زیادہ قبیح سمجھتا ہوں اور ڈرتا ڈرتا ایک دعا کی درخواست اور بھی کرتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ اس نابکار کو محض اپنے رحم اور فضل سے ابتلاؤں سے بچائے ہی رکھے تو یہ اس کی رحمت سے کیا بعید ہے۔ لیکن اگر اسے کسی ابتلاء میں ڈالنا ہی منظور ہے تو اس میں کامیاب بامراد اور سرخرو کرے۔ آمین۔ آپ نے میرے چھوٹے بھائی عزیز عبدالباسط صاحب (مراد مولوی عبدالباسط صاحب جو آجکل زیمبیا اور زمبابوے کے انچارج مبلغ ہیں) کی اتنی تعریفیں کی تھیں اور میری کم مائیگی کی طرف بھی اشارۃً توجہ دلائی تھی۔ کہ طبعاً ان پر رشک کی وجہ سے) آپ کے ماتحت کام کرنے کے دوران آپ کی اطاعت کے لئے مقابلہ کی روح ابھر آئے گی اور انشاء اللہ یہی کوشش ہوگی کہ اگر زیادہ نہیں تو کم از کم ان کی طرح محنت سے کام کر کے آپ کی خوشنودی حاصل کر سکوں"۔

خاکسار کو مولانا محمد منور صاحب کے کردار کے علاوہ جس بات نے بہت زیادہ متاثر کیا وہ ان کی زبان پر دسترس تھی وہ اردو انگریزی اور سواحیلی زبان میں تقریر ایک ہی روانی اور سلاست سے کرتے تھے۔ (گو آپ کی عربی تقریر سننے کا موقع نہ ملا لیکن دورانِ تعلیم عربی مہارت اور بلاد عرب میں ایک لمبا عرصہ کام کرنے کی توفیق پانے کی وجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ظاہر ہے کہ اسمیں روانی اور بھی زیادہ ہوگی) ان کی تقریر اور درس سن کر دل عش عش کر اٹھتا تھا۔ وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

مندرجہ بالا چند باتیں بر سبیل تذکرہ تھیں اب زیمبیا مشن کے قیام اور ابتدائی ایام کا ذکر کیا جاتا ہے خاکسار ورک پرمٹ ملنے پر ۲۱ اگست کو شام کے پانچ بجے کے قریب تنزانیہ سے واپسی پر لوساکا دارالحکومت زیمبیا پر اترا۔ محترم چوہدری محمد شریف صاحب کے ہمراہ کرنل محمد رمضان صاحب ڈاکٹر محمد خانصاحب ڈاکٹر محمد افضل صاحب اور غالباً محترم کبیر احمد صاحب بھٹی بھی پہنچے ہوئے تھے۔ محترم چوہدری محمد شریف صاحب کے ہاں چائے کے بعد مکرم کرنل محمد رمضان صاحب اور ڈاکٹر محمد افضل صاحب مجھے چی بولیا۔ مکرم محمد ادریس صاحب کے پاس چھوڑ آئے۔ مکرم محمد ادریس صاحب افریقن دوستوں کے ساتھ فرش پر بیٹھے ہوئے تھے انکو میری آمد کے بارہ میں اطلاع نہ ہوسکی تھی۔ مجھے اچانک دیکھ کر جس انداز سے وہ سارے اٹھ کر آئے اور خوشی سے مجھے اٹھالیا اسے دیکھ کر مکرم ڈاکٹر کرنل رمضان صاحب نے فرمایا الحمد للہ کہ شیخ صاحب اپنی پسندیدہ جگہ پر اور اپنے پسندیدہ لوگوں میں پہنچ گئے ہیں۔

جب خاکسار اپنے افریقن دوستوں میں بیٹھا تو کسی نے کہا "ہم نہ کہتے تھے تم ضرور ہم میں واپس آؤ گے" تو دوسرے نے کہا "اب ہم اطمینان سے اور نئی امنگ سے مشن کا کام شروع کریں گے"

اگلے روز شام کو خاکسار چوہدری محمد شریف صاحب کے ہاں گیا۔ تو آپ نے بتایا کہ تمہارے ورک پرمٹ کی طرف سے مایوسی پر ہم سب کو خاص طور پر افریقن ممبروں کو طبعاً ملال ہوا۔ بعد میں جب مکرم محمد ادریس صاحب کو بتایا گیا کہ تم نے کسی اور کو بھجوانے کا مشورہ دیا ہے تو ان میں سے چند ایک میرے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں بتائیں کہ شیخ احمد کے آنے میں آخر کیا روک ہے اور کہا آپ ہماری طرف سے مرکز کو لکھیں کہ ہمیں شیخ احمد کی ہی ضرورت ہے۔ اسے بھیجنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔

نیز محترم چوہدری صاحب مرحوم نے بتایا کہ جب حضرت صاحب کی طرف سے زیمبیا کے پریذیڈنٹ کو خط لکھا گیا۔ تو انہوں نے منسٹر آف ہوم افیرز کو کہا کہ وہ اس بارہ میں تحقیق کریں کہ شیخ نصیر الدین احمد صاحب کو ورک پرمٹ کیوں نہیں دیا گیا۔ منسٹر آف ہوم افیرز نے ہمیں مشورہ دیا کہ چونکہ آپ کے مرکز نے لکھا ہے کہ ہم زیمبیا میں سکول کھولیں گے۔ لہذا آپ پہلے سکول کھولیں اس کے لئے شیخ احمد صاحب کو بطور ٹیچر (APPOINTMENT) دیجئے کو بلائیں۔ ابھی ہم اس بارہ میں کارروائی کی تیاری کر ہی رہے تھے کہ منسٹری آف ہوم افیرز کی تحقیقات کے نتیجہ میں امیگریشن اتھارٹیز کی بعض دھاندلیاں پکڑی گئیں جن کا تعلق ہمارے کیس سے نہ تھا بلکہ بعض اور باتوں سے تھا اس پر پریذیڈنٹ صاحب کے ایماء پر بعض کارندوں کو SACK کر دیا گیا اور بعض کو تبدیل کر دیا گیا اور گرفت کے ڈر سے بعض غیر ملکی افسر فوری طور پر زیمبیا چھوڑ کر چلے گئے۔ اس طرح گویا سارا عملہ ہی تبدیل کر دیا گیا اور افسروں کو ملنے پر جو پابندیاں تھیں وہ ہٹا دی گئیں اور بند دروازے کھول دیئے گئے۔ اس کے بعد جب ہم نے متعلقہ افسر کے پاس اپنا کیس دوبارہ پیش کیا تو انہوں نے کہا کہ آپ کا کیس تو بالکل صاف ہے۔ جب آپ کا مشن باقاعدہ رجسٹرڈ ہے اور آپ جب بحیثیت پریذیڈنٹ شیخ احمد کو بطور مشن ملازم کے بلا رہے ہیں تو اس کو ورک پرمٹ دینے میں کوئی روک باقی نہیں رہتی۔ اور انہوں نے ورک پرمٹ جاری کر دیا اس افسر کا چوہدری صاحب نے جو نام لیا وہ آپ کو پوری طرح یاد نہ تھا خاکسار نے کہا کیا وہ MR. MAWERE تھا فرمایا کچھ اسی طرح کا نام تھا۔ خاکسار نے عرض کی کہ شاید یہ وہی MR. MAWERE ہو جس نے پہلی مرتبہ زیمبیا آنے پر مشورہ دیا تھا کہ میں بطور SELF EMPLOYEE کے ورک پرمٹ کی درخواست دوں۔ (یعنی جو ملک میں خود ہی کوئی کام شروع کرے اور خود ہی اپنا ملازم ہو اس طرح کا پرمٹ اس کو ملتا ہے جو اپنا سرمایہ لگا کر ملک میں کوئی کام شروع کرنا چاہے)

اور بتایا تھا کہ میں بھی مسلمان ہوں لیکن اسے ظاہر نہیں کرنا چاہتا اور یقین دلایا تھا کہ تم کو ورک پرمٹ مل جائے گا۔

محترم چوہدری صاحب نے فرمایا گویا تمہاری وجہ سے خدا تعالیٰ نے سارے محکمہ کو ہی تہ و بالا کر دیا۔ میں نے اپنی وہ خواب بتاتے ہوئے جس میں حضور ایدہ اللہ الودود نے ایک کشادہ سڑک تیار کی تھی۔ کہا دراصل یہ سب کچھ ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توجہ اور دعاؤں کا ہی نتیجہ تھا کہ مجھ نابکار کے لئے راستہ صاف ہوگیا ورنہ ہماری تمام کوششیں تو ناکام ہو ہی چکی تھیں۔

ستمبر ۱۹۷۲ء کے شروع میں ملک جلیل الرحمٰن صاحب نے محترم چوہدری محمد شریف صاحب کے مشورہ سے اپنی رہائش گاہ پر ایک میٹنگ کا انتظام کیا۔ جس میں محترم کبیر احمد بھٹی صاحب محترم کرنل ڈاکٹر محمد رمضان صاحب محترم ڈاکٹر محمد خان صاحب اور محترم ڈاکٹر افضل احمد صاحب بھی شامل تھے۔ اس میں مجھے خوش آمدید کہا گیا اور احباب سے آئندہ مشن کے کام کے بارہ میں مشورہ طلب کیا گیا۔ اس میں اول مشن کے عارضی دفتر کی ضرورت کا ذکر ہوا۔ پھر کرنل محمد رمضان صاحب نے فرمایا کہ اس ملک میں ٹرانسپورٹ کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ عموماً کوئی غیر ملکی بغیر کار کے نظر نہیں آتا اور ہم میں کسی کا گھر دس میل پر واقع ہے تو کسی کا پندرہ پر لہٰذا ہمارے مشنری کے پاس ایک کار بھی ضرور ہونی چاہیئے۔

نئی اچھی کار ۱۵ ہزار کواچہ کی ملتی ہے ہزار ڈیڑھ ہزار کی پرانی کار کا دفتر تین بار کی مرمت پر ہی اتنا خرچ اٹھتا ہے کہ اس سے نئی کار خریدی جاسکتی ہے۔ ہم چند افراد کے چندے سے تو مشن کے اخراجات پورے ہوسکیں گے۔ اور خاکسار کو کہا کہ تم اخراجات وغیرہ کے بارے میں مرکز کو لکھ کر دفتر اور کار وغیرہ کا بندوبست کرو۔ اور پھر اجلاس بلا کر ہمیں صورت حال سے آگاہ کرتے رہو۔

خاکسار نے قسط نمبر ۸ میں لوساکا کے سب سے بڑے ملٹی سٹور (MULTI STORE) کا ذکر کیا جس کے عقب میں سڑک کے پار ایک بڑی بلڈنگ (PROTEA HOUSE) کے عقبی صحن کا گیٹ تھا صحن کے اندر گیٹ کے قریب ہی ایک پولینڈ کا باشندہ ٹائپ رائٹر مشینیں مرمت کرتا تھا اس کے کمرے سے ملحق ایک دو فٹ چوڑا اور ۴ فٹ لمبا شیڈ (SHED) تھا۔ جس میں ایک ٹوٹی ہوئی میز تھی جس پر مشین رکھ کر خاکسار نے کنسٹی ٹیوشن ٹائپ کی تھی اور خیال آیا تھا کہ اگر مجھے مشن کے نام کی اجازت مل جائے تو یہاں ہی احمدیہ مشن کا بورڈ لگا کر کام شروع کر دوں۔

اب خاکسار اس پولش ٹائپسٹ کے پاس گیا اور کہا کہ تم مجھ سے اس شیڈ (SHED) کا کرایہ لے لیا کرو میں یہاں ہی مشن کا کام شروع کر دیتا ہوں۔ اس نے کہا کہ اول تو میں تم کو اس کی اجازت ہی نہیں دے سکتا کیونکہ اس کے لئے تمکو مالکہ مکان کی اجازت لینی ہوگی دوسرے اس میز پر ہم بعض اوقات مشینوں کو ٹھیک کرتے ہیں۔ اس لئے میز اور ارد گرد کی جگہ سیاہ ہوئی پڑی ہے۔ اور کبھی اندر کمرے میں جگہ تنگ ہو جاتی ہے تو ہم فالتو مشینیں یا سامان یہاں رکھ لیتے ہیں۔

خاکسار پروٹیا ہاؤس کی مالکہ لیڈی ڈاکٹر کو ملا اور کہا آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس صحن میں ایک چھوٹا سا شیڈ ڈال کر ایک چھوٹا سا دفتر بنالوں جس کا آپ مناسب کرایہ مقرر کر دیں۔ اس نے کہا۔ "نہیں میں تم کو یہاں کسی شیڈ وغیرہ کی اجازت نہیں دے سکتی۔ اس پر میں نے آئندہ پروٹیا ہاؤس کا خیال بالکل ترک کر دیا لیکن ٹائپ رائٹر والے کے شیڈ کو دیکھ کر نظر پھر بھی للچاتی رہی۔

ایک مرتبہ خاکسار UNIVERSITY TEACHING HOSPITAL اپنے ایک دانت کے علاج کے لئے گیا۔ یہ وہی ہسپتال تھا جہاں مجھے حادثہ کے بعد بیہوشی کی حالت میں لایا گیا تھا اور یہاں محترم ڈاکٹر افضل احمد صاحب بطور دندان ساز کام کرتے تھے۔ واپسی کے لئے ٹیکسی کے انتظار میں کچھ دیر سڑک کے کنارے کھڑا ہوا۔ جونہی کوئی ٹیکسی رکتی فوراً دس بارہ افریقن اس پر ٹوٹ پڑتے اور ان میں سے چار امیدوار اس کی چار سیٹیں حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے اور باقی کے اگلی ٹیکسی پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتے۔

نصف گھنٹہ یا اس سے زیادہ انتظار کے بعد خاکسار پیدل ہی چل پڑا۔ ایک سڑک پر اپنے مکان سے باہر ایک افریقن خاتون اپنے بچوں کی مدد سے ایک چھوٹی سی منی موس سٹیشن ویگن۔ MINI MORIS STATIONWAGON میں خوراک کا سامان لاد رہی تھی۔ کھانے پینے کی چیزیں فروخت کرتی ہے۔ میں نے کہا یہ کار تو اس کام کے لئے بہت چھوٹی ہے تمہیں اس سے بڑی کار خرید لینی چاہیئے۔ اس نے کہا میں بالکل یہی بات ابھی سوچ رہی تھی کہ میں اسے فروخت کر دوں اور کوئی بڑی خرید لوں۔ کیا تم اسے خریدو گے؟" میں تو ایک مشنری ہوں میں کسی ڈیڑھ سو کواچے والی کار کی تلاش میں ہوں" وہ ہنس پڑی اور کہا لیکن اگر تم واقعی خریدنا چاہتے ہو تو میں تم سے کم قیمت بھی لے لوں گی۔ تم سے ایک سو کواچہ کم لے لوں گی۔ تم مشنری ہو میرے لئے دعا ہی کرو گے میں نے کہا۔ ذرا سو دے سکتا ہوں اس نے جیب سے ایک کاغذ نکالا اور کہا دیکھو اس کی مرمت کا بل ۲۱۴ کواچہ ہے جو میں نے کل ہی ادا کیا ہے۔ چلو تم مجھے اتنی ہی رقم دے دو۔ میں نے اسے کہا کیا تم اسے کل پچھلے وقت 19-BROADS ROAD (محترم کبیر احمد بھٹی صاحب کی کوٹھی) پر لا سکتی ہو۔ اس نے کہا بہت اچھا

اگلے روز صبح خاکسار محترم کبیر بھٹی صاحب کے آفس میں گیا۔ ان سے اس کار کے متعلق بات کی۔ لہٰذا انہوں نے مجھے تین سو کواچہ کا چیک کاٹ دیا۔ جسے خاکسار نے اگلے سال بجٹ کے پیشگی چندہ میں شمار کر لیا۔ چنانچہ شام کو یہ کار خرید لی گئی اگلے روز اس خاتون نے خود میرے ساتھ جا کر اس کی رجسٹریشن وغیرہ میں میری مدد کی۔ اسی میک (MAKE) کی اور بالکل ایسی ہی اور اسی سائز کی کار نائیجیریا میں خاکسار نے چلائی ہوئی تھی۔ لہٰذا خریدتے ہی اسے چلانے میں کوئی دقت نہ ہوئی

چند ماہ کے بعد اسی خاتون نے مجھے کسی سٹور میں دور سے دیکھا تو میری طرف تیزی سے آئی اور کہا کیا تم وہی ہو جس نے میری کار خریدی تھی کیا تم نے میرے لئے دعا کی تھی۔ میں نے کہا ہاں بس اسی لئے اس نے کہا میں چند روز ہوئے ایک مہلک حادثہ میں بال بال بچ گئی مجھے بھی اور دوسروں کو بھی سخت حیرت ہوئی یہ میں کس طرح بچ گئی۔ مجھے تمہارا خیال آیا کہ تم نے میرے لئے ضرور دعا کی ہوگی میں نے کہا خدا نے تم کو خود تمہاری نیکیوں کی وجہ سے بچا لیا۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطفال الاحمدیہ کے سینتیسویں سالانہ اجتماع کی رُوداد

مرتبہ سلطان احمد صاحب مبشر منتظم اشاعت سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ

اطفالِ احمدیہ کا سینتیسواں سالانہ اجتماع تین روز ۲۳ تا ۲۵ اخاء ۱۳۶۰ ہش / ۲۳ تا ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء جاری رہنے کے بعد اپنی بابرکت روایات کے ساتھ ۲۵ اکتوبر کو ختم ہوگیا۔ اس اجتماع کو سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے بنفسِ نفیس تشریف لاکر اپنے افتاحِ قدسیہ سے برکت بخشی۔ اطفال نے اس اجتماع میں حضور کے روح پرور خطبات اور صدر محترم، نائب صدر صاحب اور بزرگانِ سلسلہ کی نصائح سُنیں اور علمی اور ورزشی مقابلوں کے علاوہ ذکرِ الٰہی اور عبادات میں اپنا وقت گذارا۔

اس اجتماع کی مختصر رپورٹ درج ذیل کی جاتی ہے

پہلا روز۔ ۲۳ اخاء۔ جمعۃ المبارک

افتتاح

۲۳ اکتوبر کو اجتماع کے افتتاح کے لئے گیارہ بجے کا وقت مقرر تھا۔ ربوہ کے اطفال گروپوں کی صورت میں صبح ۸ بجے سے ہی مقامِ اجتماع میں جمع ہونے شروع ہوگئے تھے مقامِ اجتماع حسب سابق دفاتر مجلس انصار اللہ کے لان میں بنایا گیا۔ پنڈال کو مکرم منتظم صاحب مقامِ اجتماع اور اُن کے معاونین نے رنگارنگ جھنڈیوں سے سجایا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ مختلف بینرز سے بھی پنڈال کی تزئین کی گئی تھی۔ بیرونِ ربوہ کے اطفال بھی جو ۲۲ اکتوبر سے آنے شروع ہوگئے تھے پنڈال میں جمع ہوتے جارہے تھے۔

ٹھیک گیارہ بج کر دس منٹ پر افتتاحی اجلاس کی کارروائی مکرم مہتمم صاحب اطفال مرزا محمد الدین صاحب ناز کی زیرِ صدارت شروع ہوئی۔ اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو کہ حافظ فرید احمد صاحب خالد ربوہ نے کی۔ بعد ازاں مکرم مہتمم صاحب نے اطفال سے اُن کا عہد دوہرایا۔ بعدہٗ انتصار نذر ربوہ نے نظم پڑھی۔ نظم کے بعد مکرم مہتمم صاحب نے اطفال سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"آپ کا جو مرکزِ سلسلہ سے روحانی طور پر فیض یاب ہونے آئے ہیں یہاں آنا مبارک ہو اور میری دعا ہے کہ آپ پہلے سے بڑھ کر اپنے مقاصد کو حاصل کریں۔"

اجتماع کی اہمیت نونہالانِ احمدیت کو بتاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ عام میلوں کی طرح کوئی میلہ نہیں یہ کوئی تماشا نہیں بلکہ یہ ایک تربیت گاہ ہے۔ وقت کی پابندی کو اختیار کرتے ہوئے اخلاق وخلوص اور نیک نیتی سے اپنے مختلف پروگراموں میں شرکت کریں۔ شرارتیں نہ کریں۔ کسی دوسرے بچے کو تنگ نہ کریں۔ منتظمین سے تعاون کریں۔ اپنا وقت دعاؤں میں گذاریں اور یہاں سے روحانی موتیوں کی جھولیاں بھر کر بخیریت واپس جائیں اور اپنے اندر ایک ایسی چمک پیدا کریں کہ جہاں بھی جائیں اندھیروں کو اجالوں میں بدل دیں۔

اس کے بعد مہتمم صاحب اطفال نے اطفالِ احمدیہ کو اجتماع کے پروگرام سے مطلع کیا جس کے بعد گیارہ بج کر پینتالیس منٹ پر اطفال کو تیاری نماز، کھانا کھانے اور نمازہائے جمعہ وعصر کے لئے رخصت دی گئی۔ نماز جمعہ وعصر کے بعد اطفال دوبارہ اپنے مقامِ اجتماع میں جمع ہوئے اور وہاں سے منظم طور پر خدام کے مقامِ اجتماع گئے جہاں ان کے پیارے امام نے ان سے خطاب کیا۔

علمائے سلسلہ کا خطاب

رات کو مغرب وعشاء کی نمازوں کے بعد تربیتی تقاریر کا پروگرام شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے "اطفال کے کارنامے" کے عنوان پر روح پرور خطاب فرمایا اور بتایا کہ تاریخ اسلام مسلمان بچوں کے ہزارہا واقعات سے بھری پڑی ہے جن میں بہادری، حلم، عبادت، تقویٰ غرضیکہ ہر اچھی چیز ہمیں ملتی ہے اور انہوں نے وہ وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے کہ تاریخ جن کی مثال دینے سے قاصر ہے۔ محترم مولوی صاحب نے مسلمان بچوں کے چند ایمان افروز واقعات سُنائے نیز اطفال کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

آپ کے خطاب کے بعد مکرم مولوی مبشر احمد صاحب کاہلوں استاذ جامعہ احمدیہ کی بعنوان "سیرت حضرت مولوی نورالدین نور اللہ مرقدہٗ" تقریر تھی۔ آپ نے نہایت دلنشیں انداز میں آپ کی پاک سیرت کے واقعات بتائے اور آپ کے پاک نمونہ پر چلنے کی نصیحت کی۔

علمی وورزشی مقابلے

اجتماعات روحانی اور جسمانی صحت کا موجب بھی ہوتے ہیں اور مسابقت کا جذبہ اُجاگر کرنے کا ذریعہ بھی۔ اس لئے اس اجتماع پر علمی وورزشی مقابلے تجویز کئے گئے تھے۔

پہلے دن جو ورزشی مقابلے رکھے گئے تھے وہ دوڑ سوگز اور جھنڈا دوڑ تھے۔ معیارِ صغیر اور معیارِ کبیر کی الگ الگ دوڑیں ہوئیں۔

علمی مقابلوں کے سلسلہ میں ابتدائی مقابلے ٹھیک آٹھ بجے پنڈال میں ہی شروع ہوئے اور منتخب اطفال فائنل مقابلوں کے لئے چُنے گئے۔

دوسرا روز۔ ۲۴ اخاء۔ ہفتہ

درسِ قرآن

اجتماع کے دوسرے روز کا آغاز فجر کی نماز باجماعت اور درس قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مرزا محمد الدین صاحب ناز نے دیا۔

صدر مجلس اطفال کے درمیان

اطفال الاحمدیہ تنظیمی اعتبار سے خدام الاحمدیہ کا ہی ایک جزو ہے اس لئے سالانہ مرکزی اجتماع میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کم از کم ایک مرتبہ اطفال سے ضرور خطاب فرماتے ہیں۔ اس سال مکرم صدر صاحب کی تقریر دوسرے روز تھی۔ صدر مجلس مکرم محمود احمد صاحب شاہد منتظمِ اعلیٰ اجتماع اطفال مکرم مرزا محمد الدین صاحب ناز کی معیت میں گیارہ بج کر پانچ منٹ پر پنڈال میں آئے۔

گیارہ بج کر دس منٹ پر حافظ فرید احمد خالد کی تلاوتِ قرآن سے کارروائی کا آغاز ہوا جس کے بعد صدرِ محترم نے اطفال سے "وعدہ" دہروایا جس کے بعد محمد محمود ساہیوال نے حضرت بانی سلسلہ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی۔ ٹھیک گیارہ بج کر بیس منٹ پر محترم صدر صاحب اطفال سے مخاطب ہوئے۔ آپ نے فرمایا:۔

"ابھی تھوڑی دیر بعد جب حضور تشریف لائیں تو آپ حضور کے احترام میں کھڑے ضرور ہوں مگر خاموشی کے ساتھ۔

خدام کے اجتماع میں حضور نے ہمیں دو باتوں کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے۔

۱۔ صحت اچھی ہو اور (۲) تعلیمی میدان میں سب سے آگے ہوں۔ صحت کے لئے صفائی ضروری ہے۔ جسم کی صفائی رکھیں۔ کپڑوں کی صفائی رکھیں۔ ماحول کی صفائی رکھیں۔ صحت کو قائم رکھنے کیلئے سیر کریں کہ صحت کے بغیر کوئی کام نہیں ہوسکتا۔"

سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ سے وعدہ فرمایا ہے کہ "میرے فرقہ کے لوگ علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔"

خدا تعالیٰ کا نشان ہمارے سامنے ہے۔ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو نوبل پرائز ملا۔ آپ چوٹی کے سائنسدانوں میں شمار ہوتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہمیں ہزارہا ایسے سائنسدان چاہئیں اسلئے ہمیں بہت محنت کرنا ہوگی۔ اگر آپ دوسرے بچوں کی طرح رہیں گے تو یہ ہمارے لئے صحیح نہیں ہوگا۔ سائنسدان بننے کے لئے اِدھر اُدھر وقت ضائع نہ کریں۔

صدر محترم نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ حضور کا ارشاد ہے کہ ہر احمدی کو قرآن مجید جاننا چاہیئے پہلے ناظرہ۔ پھر ترجمہ اور پھر تفسیر۔ گو ہم حضور کا یہ فرمان پورا کر رہے ہیں۔ مگر سو فیصد پورا نہیں کیا ہے اسکے لئے کوشش کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ جو قرآن پڑھنا نہیں جانتے انہیں سکھانا ہوگا۔ یہ حضور کا ارشاد ہے۔ اگر آپ کوشش کریں گے تو ہم اس ارشاد پر مکمل طور پر عمل کرسکیں گے اس لئے کوشش کیجیئے قرآن کریم سیکھنے کی اور سکھانے کی۔"

اپنے خطاب کے آخر میں صدرِ محترم نے نماز باجماعت کی اہمیت بتائی اور فرمایا کہ قرآن اور حدیث میں نماز باجماعت کی بہت تاکید کی گئی ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص پنجوقتہ نماز نہیں پڑھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں۔" نماز پڑھنا اور باجماعت پڑھنا بہت ضروری ہے۔

صدرِ محترم نے دعائیہ کلمات پر اپنا خطاب ختم فرمایا۔

شفیق ومقدس امام اپنے روحانی بچوں میں

آفتابِ احمدیت کی سنہری کرنوں کو مرکزِ احمدیت میں جمع کرنے کا سب سے بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ دوسری باتوں کے علاوہ اپنے پیارے شفیق اور مقدس امام ایدہ اللہ کے بابرکت کلمات سے مستفیض ہوں اور حضور کے ارشادات کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال سکیں۔

حضور نے دوسرے روز یعنی ۲۴ اکتوبر کو اپنے ننھے منے پروانوں کو اُن کے اجتماع میں تشریف لاکر شرفِ زیارت بخشا اور محبت بھرے خطاب سے نوازا۔ حضور کے اس خطاب کا خلاصہ الفضل یکم نومبر ۸۱ء میں شائع ہوچکا ہے۔ حضور کا یہ خطاب بارہ بجکر اٹھائیس منٹ پر اختتام پذیر ہوا۔ خطبہ کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔ بعدہٗ حضور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہتے ہوئے واپس تشریف لے گئے۔

تربیتی اجلاس

اس سال اجتماع کے دوسرے روز بھی حضرت اقدس اور صدر صاحب کے خطاب کے علاوہ ایک اور تربیتی اجلاس بھی رکھا گیا تھا تاکہ اطفال کو تربیت کے زیادہ سے زیادہ مواقع مل سکیں۔ یہ اجلاس مغرب وعشاء کی نمازوں کے بعد شروع ہوا۔ تلاوت عزیزم حافظ فرید احمد خالد نے کی نظم کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے جو "پابندیٔ وعدہ کی اہمیت" کے موضوع پر خطاب فرمایا آپ نے اطفال کو اُن کے عہد کی طرف توجہ دلائی اور یکے بعد دیگرے وعدہ اطفال کی تمام باتوں کو لے کر اطفال پر اُن کی اہمیت واضح کی اور اُن کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف خصوصاً حضرت امام وقت سے اپنا خصوصی تعلق قائم رکھنے کی طرف موثر اور دلکش پیرائے میں توجہ دلائی۔

تصویری زبان میں بیرونی ممالک سے تعارف

اجتماع میں اطفال کو سیدنا حضور ایدہ اللہ کے دورۂ مغرب کی متحرک تصاویر دکھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ رات ۹ بجے یہ پروگرام شروع ہوا اور تقریباً دس بجے تک جاری رہا۔ اطفال نے نہایت جوش وجذبہ سے یہ تصاویر دیکھیں

مجلسِ مرکزیہ وناظمین اضلاع کا اجلاس

رات ساڑھے آٹھ بجے مجلس اطفال الاحمدیہ کی مرکزی عاملہ اور ناظمین اطفال اضلاع کے اجلاس کا انعقاد مکرم مرزا محمد الدین صاحب ناز مہتمم اطفال کی صدارت میں ہوا تعارف کے بعد مکرم ناز صاحب نے ناظمین اطفال کو بعض ضروری باتوں کی طرف توجہ دلائی اسکے بعد سیکرٹریان مرکزیہ نے اپنے اپنے شعبوں کے بارہ میں مختصراً ہدایات دیں۔ بعض امور میں ناظمین نے اپنی مشکلات کا اظہار کیا جن کا سدِّ باب کیا جاتا رہا۔ حاضرین کی چائے اور دیگر لوازمات سے تواضع کی گئی۔ ۲۴ اکتوبر کو مندرجہ ذیل علمی اور ورزشی مقابلے ہوئے۔ علمی مقابلے۔ پیغام رسانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

و مشاہدہ و معائنہ ، وظیفہ اطفال ، تلاوت قرآن مجید ۔ حفظِ قرآن ، عام معلومات ، حفظِ نظم تقریری مقابلہ ، (معیار صغیر) نظم خوانی (معیار صغیر و معیار کبیر) اور بیت بازی ۔ انفرادی ورزشی مقابلے ۔ دوڑ دو سو گز (ہر دو معیار) لمبی چھلانگ (ہر دو معیار) ثابت قدمی (ہر دو معیار) دوڑ تین ٹانگ (ہر دو معیار) اجتماعی ورزشی مقابلے ۔ فٹ بال ۔ کبڈی اور میرو ڈوبہ ۔ (باقی)

ربوہ کے ماحول کو پاک صاف رکھیں

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام قریب تر آ رہے ہیں ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی کے مطابق ربوہ کے ماحول کو ہر لحاظ سے پاک رکھنا ہمارا اہم فریضہ ہے ۔

اس سلسلہ میں تمام منتظمین اطفال ربوہ سے گذارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ جات میں زیادہ سے زیادہ وقار عمل منائیں اور ربوہ کے ماحول کو پاک و صاف رکھیں ۔

(سیکرٹری وقار عمل مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائد صاحب و ناظم صاحب اطفال !

کیا آپ نے مجلس اطفال الاحمدیہ کی رپورٹ کارگذاری مرکز کو ارسال کر دی ہے ؟ یاد رہے دوران ماہ کم از کم دو اجلاس عام اور دو اجلاس عاملہ منعقد کرنے ضروری ہیں ۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

زعماء انصار اللہ کی مجموعی رپورٹ کارگذاری

ماہ فتح / دسمبر مجلس انصار اللہ کے سال کا آخری مہینہ ہوتا ہے ۔ لہٰذا تمام زعماء مجالس سے درخواست ہے کہ اپنی مجلس کی گیارہ ماہ کی سرگرمیوں کے کوائف پر مشتمل

مجموعی کارگذاری رپورٹ

مورخہ ۱۰ فتح ۱۳۶۰ ہش / دسمبر ۱۹۸۱ء تک دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوا دیں تاکہ علم انعامی کی مستحق مجلس کے علاوہ کارکردگی کے لحاظ سے پہلی دس مجالس کا فیصلہ کیا جا سکے ۔ جزاکم اللہ ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

خوبصورت رہائشی سکیم ملحقہ نیو سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا
"الحمرا پارک"
فون ۳۸۵۲
میں چند رہائشی پلاٹس موجود ہیں ۔ احباب فائدہ اٹھائیں
"الحمرا اسٹیٹس" ۔ ۶۹۹ اے سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
پاک ٹمبر
۲۵ ۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر ۶۲۶۱۸ ، فون گھر ۵۳۵۰۰ ۔ کو ہمیشہ یاد رکھیں !

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ لاہور پر
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
تشریف لائیں
فون نمبر ۶۸۱۲۶ / ۵۳۴۲۰ ؛ رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۔ ۷۱۰۳۶۲
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں !

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادے زیورات وغیرہ کے لئے
نیو پاک جیولرز
۱۱۱ ۔ فیروزپور روڈ
نزد گلیکسی سینما اچھرہ
لاہور
فون : ۴۱۰۹۷۴ / ۴۱۸۶۴۶ اور رہائش ۔ ۴۱۸۶۴۵
پروپرائیٹر :- میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اجنبی زخموں پر خریدنے کے لیے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں !

مضبوطی میں بے مثال
کارکردگی میں لاجواب
HERCULES
ہرکولیس
امپورٹڈ میٹریل سے تیار شدہ
HERCULES
ہر قسم کی گاڑیوں کے سلنسر پائپ ، سلنسر بکس اور پچھلی لائٹ سپیشلسٹ
میاں بھائی
۱۰ منٹگمری روڈ ، لاہور ۔ فون نمبر : ۳۰۵۴۰۴ ؛ ۳۰۵۳۹۶

اعلان دار القضاء

مکرم شمیم سلطان صاحب کوارٹر ۵۵ تحریک جدید ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب وفات پا گئے ہیں ۔ قطعہ ½ واقع محلہ دار الرحمت غربی ربوہ مرحوم کے نام الاٹ ہے ۔ میرے علاوہ مرحوم کے ایک بھائی ناصر احمد صاحب اور ایک ہمشیرہ سعیدہ وزیر صاحبہ بھی وارث ہیں ۔ ناصر احمد صاحب اور سعیدہ وزیر صاحبہ کو کوئی اعتراض نہیں ہے کہ قطعہ مذکورہ میرے نام منتقل کر دیا جائے ۔

لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ ½ دار الرحمت ربوہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں ۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے ۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- سپین ----

کے ساتھ کبھی بات نہیں ہوئی۔ مرد کی توجہ صرف اس طرف ہوتی ہے کہ اس کی بیوی سے کوئی مرد ہاتھ نہ ملائے۔ جب کوئی سلام کرنے کو قریب آئے تو وہ فوراً کہتا ہے کہ "مرد نہیں" "مرد نہیں" میرے ساتھ کبھی انہوں نے گفتگو نہیں کی البتہ نوجوانوں کو پمفلٹ دیتے رہتے ہیں۔ ہمیں تو پیسوں کی ضرورت ہے اور انہوں نے ہمیں بہت اچھے پیسے دینے کی پیشکش کی ہے اور اس کے لیے وہ تیار ہیں۔

اس اثناء میں ہم نے ایک عورت کو اپنی طرف متوجہ پایا۔ ہم نے پوچھا آپ کا کیا خیال ہے؟ وہ کہنے لگی۔ میں اپنا نام بتانا نہیں چاہتی۔ میں پسند نہیں کرتی کہ وہ لوگ یہاں آئیں، لیکن میری ایک چھوٹی سی زمین ہے۔ ہاں اگر وہ اسے اچھی قیمت پر خرید لیں تو میں انہیں بیچ دوں گی بشرطیکہ کوئی اور مجھ سے اس سے پہلے وہ زمین خرید نہ لے۔ تمام دنیا کو پیسے کی ضرورت ہے۔

بار کے ساتھ ہی ایک اور صاحب رہتے ہیں۔ ان کو سنگ بنیاد رکھنے کے موقع پر بھی مدعو کیا گیا تھا۔ ان کے گھر گئے تو وہاں بھی ہمیں ایک خاتون ملیں۔ وہ کہنے لگیں۔ "مجھے تو انہوں نے کسی مشکل میں ڈالے بغیر ادائیگی کر دی ہے"۔ اسی اثناء میں بار کے باہر ہی سے ایک اور صاحب بولے "سب کہتے ہیں کہ بڑا پیسہ لگا رہے ہیں، لیکن بالآخر ہمیں تو گاؤں سے نکال باہر کریں گے"۔

پھر ہم نے لوگوں کے ایک اور گروپ سے ان کا خیال دریافت کیا ایک نے کہا کہ میں نے دو ماہ مسجد کی تعمیر کے کام میں ہاتھ بٹایا ہے اور اس کے بعد دوسرے نے کہا ------ کوئی جو چاہے کرے جو چاہے کہے ہمیں تو اپنے کام سے کام ہے۔ کوئی شخص جو مرضی سوچے اس سے کیا فرق پڑتا ہے اگر میں اب کہوں کہ وہ اس مسجد کی تعمیر نہ کریں تو وہ تو ہو چکی ہے ــــ یہی ہے نا!"

ایک اور پادری صاحب جو ہمارے ساتھ ساتھ تھے بیچ میں بولے۔ پورے گاؤں نے اس بات کو اچھا خیال نہیں کیا کہ ان کی مسجد تعمیر ہو۔ دراین اثناء ایک شخص نے لقمہ دیا کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے۔ آخر ہمیں انہوں نے تین بڑی رقمیں دی ہیں"۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسجد کا چرچا زیادہ سے زیادہ ہوتا جا رہا ہے اور جوں جوں مسجد کی تعمیر مکمل ہو رہی ہے لوگ اسے جانتے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مسجد کو اسلام کی عظمت رفتہ کے اس انتہائی تابندہ نشان میں نشاۃ ثانیہ کا موجب بنائے اور قبول حق کا ذریعہ ثابت ہوئے۔ آمین۔

کبڈی کا نمائشی میچ

مکرم ناظم صاحب صحت جسمانی اپنی رپورٹ میں رقمطراز ہیں:-

مورخہ ۲۰ نومبر بروز جمعہ ربوہ کی دو ٹیموں کے مابین کبڈی کا ایک شاندار نمائشی میچ کھیلا گیا۔ ٹیموں کی تقسیم ریلوے لائن کے لحاظ سے صدر الف، صدر ب اور یمن بلاک ایک طرف (اے زون) اور رحمت الف۔ رحمت ب۔ برکات اور نصر بلاک دوسری طرف (یعنی بی زون) تھے یہ میچ گھوڑ دوڑ گراؤنڈ میں بعد نماز عصر شروع ہوا۔ بڑی تعداد میں شائقین نے تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی۔ دونوں ٹیموں نے بہت عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ یہ میچ بی زون نے ۳۸ کے مقابلہ میں ۴۰ پوائنٹس حاصل کر کے جیت لیا۔ حبیب الرحمٰن۔ حمید عارف۔ اسد ضیاء مومن۔ مظفر بھٹی امیر احمد اور عبدالستار نے عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔

(مہتمم صحت جسمانی۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

جائیداد
کی
خرید و فروخت
کیلئے
بااعتماد ادارہ
پراپرٹی ڈیلرز
۲۵۔ کاسموس پلازہ
سُرھائی ویے کراچی
فون: دفتر ۴
فون گھر: ۴۳۱۷۲۸
کو یاد رکھیں!

جائیداد
کی
خرید و فروخت
کیلئے
بااعتماد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹرز
اینڈ
پراپرٹی ڈیلرز
فون نمبر ۵۲۱
فون گھر ۴۳۱
ریلوے روڈ
بالمقابل
ریلوے اسٹیشن
رحمت بازار۔ ربوہ
کو
یاد رکھیں

شالوں کی مشہور دکان
الفردوس شال ہاؤس
۸۵۔ انارکلی۔ لاہور
الفردوس شال ہاؤس
لاہور۔ فون ۳۲۴۴۴۸

نفیس زری اینڈ ٹیلرز
شادی و دیگر تقریبات کے لئے برقعہ، غرارہ، لہنگا، دوپٹہ، ساڑھیاں اور عام کڑھائی کے علاوہ فورم والے پائنچے بنوانے کے لئے
نفیس زری اینڈ ٹیلرز
کالج روڈ ربوہ
پروپرائٹر: خلیل قیصر جنجوعہ

اکسیر اپھارہ
شفتل اور بریسم سے ہونے والے اُپھارہ کے لئے۔
فی پیکٹ -/۲ درجن -/۱۸ گرس ۲۰۱/۶۰
بونس علاوہ حیوانات کی ادویات کا مفصل لٹریچر مفت۔
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
رجسٹرڈ پاکستان
لاہور، کراچی ہیڈ آفس ربوہ فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

قادیان کا قدیمی
مجبوب کاجل
جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے نسخہ کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔
عبدالقادر ابن ماسٹر ماموں خانصاحب گولبازار ربوہ
سٹاکسٹ: "شاہد شاپنگ سنٹر" بالمقابل سب تحصیل اقصیٰ روڈ۔ گولبازار ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴